بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ

یزید کون تھا

از قلم:

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہ

ناشر:

ادارہ تبلیغ الاسلام

مفتی آباد، شاہ کوٹ روڈ، کھرڑیانوالہ فیصل آباد

www.alqamaronline.com - www.islamforu.com - 04691-361860

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یزید کون تھا؟

خارجی لوگ یزید کو بڑا بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں حتیٰ کہ اس کو امیر المومنین یزید اور پھر اس پر ہی بس نہیں بلکہ اس کو رضی اللہ عنہ کی ڈگری بھی دیتے ہیں۔ ﴿معاذ اللہ﴾

لیکن تعجب اس پر ہے کہ بعض سنی بھائی بھی یزید کے متعلق دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں اور یہ خارجیت کا اثر ہے اور ائمہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول توقف ﴿یعنی احتیاطاً تکفیر ولعن سے سکوت﴾ اس سے دل کو تسکین دیتے ہیں کہتے ہیں دیکھو جی جب ہمارے ائمہ کرام نے یزید پر لعنت کرنے اور اسے کافر کہنے سے سکوت کیا ہے تو ہم کیوں اس کے معاملہ میں دخل دیں۔

لہٰذا فقیر نے سنی بھائیوں خصوصاً اپنی اولاد، احباب اور متوسلین کے لئے مندرجہ ذیل مضمون لکھا ہے۔ گاہِ گاہِ اس کا مطالعہ رکھیں تا کہ اللہ تعالیٰ خارجیت کے اثر سے بچائے رکھے۔

بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

فائدہ

قانون محبت ہے کہ دوست کا دوست بھی دوست ہوتا ہے اور دشمن کا دوست بھی دشمن ہوتا ہے۔ لہٰذا اے عزیز تو جنت کے سرداروں ،حبیب خُدا ﷺ کے جگر گوشوں، ان کی گود کے پالے ہوئے شہزادوں کے ساتھ جتنی محبت رکھے گا اتنا ہی تیرے دل میں ان کے دشمنوں کے ساتھ نفرت وعداوت پیدا ہوگی اور جتنا تو ان کے دُشمنوں یزیدیوں کے متعلق دل میں نرم گوشہ رکھے گا اتنا ہی تیرے دل میں شہزادوں کی محبت کم ہوگی اور شہزادوں ﴿حسنین کریمین رضی اللہ تعالےٰ عنہما﴾ کی محبت اللہ تعالےٰ کی محبت کا ذریعہ ہے کیوں نہ ہو جب کہ حبیب خُدا سیّد انبیاء ﷺ کی دعا ہے:

اللھم انی احبھما فاحبھما واحب من یحبھما۔ ﴿مشکوۃ شریف﴾

یااللہ میں ان دونوں ﴿حسن وحسین﴾ سے محبت کرتا ہوں یااللہ تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان دونوں سے محبت کرے تو اس کے ساتھ بھی محبت کر لہٰذا اگر تو اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا چاہتا ہے تو ان

دونوں شہزادوں کے ساتھ سچی اور خالص محبت پیدا کر۔

وماذالک علٰی اللّٰہ بعزیز۔

فقیر نے اپنے ان اکابر ہی کے اقوال پیش کیے ہیں جن اکابر کی تعلیمات کی برکت سے دنیا میں سُنّیت قائم ہے ان اقوال مبارکہ کو پڑھ کر ہر مسلمان جان لے گا کہ یزید کون تھا۔

اقول وباللّٰہ التوفیق۔

(۱)

سیّدنا عمر بن عبدالعزیز خلیفہ خامس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قول:

قال نوفل بن فرات كنت عند عمر بن عبدالعزيز فذكر رجل يزيد فقال اميرالمومنين يزيد بن معاوية قال تقول اميرالمومنين وامربه فضرب عشرين سوطا۔

﴿ ماثبت، بالسنۃ، تاریخ الخلفاء ﴾

یعنی سیّدنا عمر بن عبدالعزیز کے سامنے کسی نے یزید کا ذکر ان الفاظ سے کیا امیر المومنین یزید بن معاویہ یہ سنکر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے۔ حکم دیا کہ اس کو پکڑ و اور اسے بیس درّے مارو تو اس شخص کو درّے مارے گئے۔

(۲)

امام الاولیاء سیّد علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ کا ارشاد گرامی:

جب یزیدیوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو معہ ان کے فرزندوں اور عزیز و اقارب رضوان اللہ علیہم اجمعین میدان کربلا میں شہید کر دیا اور حضرت امام زین العابدین بیمار تھے اور حضرت امیر المومنین آپ کو علی اصغر کہا کرتے تھے جب ان کو بے کجاوہ اونٹوں پر سوار کر کے دمشق میں یزید بن معاویہ کے سامنے لائے اخزاہ اللہ تو ایک شخص نے آپ سے عرض کیا اے امام اہلبیت رحمت کیا حال ہے تو امام زین العابدین نے

فرمایا: اصبحنا من قومنا بمنزلة قوم موسیٰ من آل فرعون یذبحون ابنائهم ویستحیون نسآئهم۔ ﴿کشف المحجوب﴾

(۳)

سیّدنا امام ربانی مجدّد الف ثانی سرہندی رضی اللہ عنہ کا ارشادگرامی:

یزید بے دولت از زمرہ فسقہ است توقف در لعنت او بنابر اصل اہلسنت است کہ شخصے معیّن را گرچہ او کافر باشد تجویز لعنت نہ کردہ اند مگر آنکہ بیقین معلوم کنند کہ ختم او بر کفر بود کابی لہب وامرأتہ نہ کہ او شایان لعنت نیست ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ۔ ﴿مکتوبات مجدّدیہ دفتر اوّل﴾

ترجمہ: یزید بدبخت فاسقوں کے گروہ سے ہے اس پر لعنت میں توقف کرنا یہ اہلسنت وجماعت کے اصول کی بنا پر ہے کہ کسی معیّن شخص پر لعنت جائز نہیں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو ہاں اگر یقین سے معلوم ہو

کہ اس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا اس پر لعنت کرنا جائز ہے۔ جیسے کہ ابولہب اور اس کی بیوی۔ تو اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ یزید مستحق لعنت نہیں ہے۔ ﴿بیشک وہ لعنت کا حقدار ہے﴾ قران مجید میں ہے بیشک جو لوگ اللہ تعالےٰ اور اس کے پیارے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لعنت ہے۔

(۴)

حافظ الحدیث امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک:

لعن اللّٰه قاتله وابن زياد ومعه يزيد إيضاً۔

﴿تاریخ الخلفاء﴾

یعنی اللہ تعالےٰ امام حسین کے قاتل اور ابن زیاد اور یزید پر لعنت کرے۔

(۵)

حضرت قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں:

ثم كفر يزيد ومن معه بما انعم الله عليهم وانتصبوا بعداوة آل النبی ﷺ وقتلوا حسينا رضی الله عنه ظلما وكفر يزيد بدين محمد ﷺ۔ یعنی پھر یزید اور اس کے ساتھیوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ساتھ ناشکری کی اور نبی اکرم ﷺ کی آل پاک کے دشمن بن گئے۔ پھر سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوظلماً قتل کیا اور یزید نے دین مصطفےٰ ﷺ کے ساتھ کفر کیا۔ ﴿تفسیر مظہری﴾

(٦)

نیز حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

غرضیکہ کفر بر یزید از روایات معتبرہ ثابت میشود پس او مستحق لعن است گرچہ در لعن گفتن فائدہ نیست لیکن الحب فی اللہ والبغض فی اللہ مقتضی آنست۔ ﴿کلمات طیبات﴾

یعنی الغرض یزید پر کفر معتبر روایات سے ثابت ہوتا ہے لہٰذا یزید لعنت کا حقدار ہے پھر اگرچہ یزید پر لعنت بھیجنے سے فائدہ نہیں لیکن الحب

فی اللہ اور البغض فی اللہ اسی لعنت کا تقاضا کرتے ہیں۔

(۷)

نیز حضرت شیخ محقق قدس سرہٗ نے فرمایا:

حاصل یہ کہ ہمارے نزدیک یزید پلید سب آدمیوں سے بدتر ومبغوض ہے۔اس بے سعادت نے وہ کام کئے ہیں کہ اس اُمت سے کسی نے نہیں کئے بعد قتل امام حسین رضی اللہ عنہ کے اہلبیت کی اہانت کی اور اس نے مدینہ منورہ کے خراب کرنے کو وہاں کے رہنے والوں کے قتل کرنے کو لشکر بھیجا اور بقیہ اصحاب تابعین کے قتل کا حکم دیا۔ ﴿تکمیل الایمان مترجم﴾

(۸)

شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی:

بعضے یزید شقی کے حال میں بھی توقف کرتے ہیں اور بعضے یزید اور

اس کے یاروں اور مددگاروں کی شان میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے اتفاق سے امیر ہوا تھا۔ اس کی اطاعت امام حسین پر واجب تھی نعوذ باللہ من ھذا الاعتقاد۔ حضرت امام حسین کے ہوتے ہوئے یزید کیونکر امیر ہوسکتا تھا اور مسلمانوں کا اتفاق اس پر کب ہوا اصحاب رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا گروہ جو اس کے زمانہ میں موجود تھا اور ان کی اولاد سب اس ﴿یزید﴾ کے منکر اور اس کی اطاعت سے خارج تھے۔ ایک جماعت مدینہ طیبہ سے جبراً وکرھاً شام میں اس کے پاس گئی تھی اور اس نے ان کی بہت خاطر داری کی تھی لیکن جب انہوں نے اس کا حال دیکھا اور مال کی برائی معلوم کی اُلٹے پاؤں پھر آئے اور اس کی بیعت توڑ دی اور کہا کہ یزید اللہ تعالےٰ کا دشمن ہے اور تارک الصلوٰۃ وشراب خور اور زانی وفاسق وفاجر اور حرام عورتوں کو حلال کرنے والا ہے۔ بعض نے کہا یزید پلید نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا اور وہ ان کے قتل سے راضی نہ تھا اور ان کی شہادت کے بعد وہ خُوش ومسرور نہیں ہوا یہ بھی باطل ومردود ہے اس لئے کہ عداوت اس شقی کی اہلبیت نبوی رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے اور خُوشی ان

کے قتل سے اوران کی اہانت کرنی یہ سب تواتر کے درجے کو پہنچی ہے اور اس سے انکار تکلف ومکابرہ ہے۔اور بعض کہتے ہیں کہ امام حسین کا قتل کبیرہ گناہ ہے اس لئے کہ نفس مومن کا قتل کرنا کبیرہ ہے نہ کہ کفر اور لعنت کافروں کے ساتھ مخصوص ہے ایسا کلام کرنے والوں کے حال پر افسوس ہے کہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام پاک پر نظر نہیں کہ بغض واہانت وایذا فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اوران کی اولاد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بغض واہانت وایذا ہے وہ بیشک کفر ولعنت اور جہنم میں سزایاب ہوں گے۔ ﴿تکمیل الایمان مترجم﴾

(۹)

علامہ تفتازانی کا ارشاد:

فنحن لانتوقف فی شانه ﴿یزید﴾ بل فی ایمانه لعنة الله علیه وعلےٰ انصاره واعوانه.

﴿شرح عقائد نسفی﴾

یعنی بعض حضرات یزید پر لعنت کے متعلق توقف کرتے ہیں مگر ہم

توقف نہیں کرتے بلکہ یزید کے ایمان میں توقف کرتے ہیں۔ یزید پر اوراس کے مددگاروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

(۱۰)

اعلحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے فرمایا:

یزید پلید علیہ مایستحقہ من العزیز المجید۔ قطعاً یقیناً باجماع اہلسنت فاسق وفاجر وجری علے الکبائر تھا۔ اس قدر پر ائمہ اہلسنت کا اطباق واتفاق ہے۔ صرف اس کی تکفیر ولعن میں اختلاف ہے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور ان کے اتباع وموافقین اسے کافر کہتے ہیں اور بہ تخصیص نام اس پر لعنت کرتے ہیں اوراس آیت کریمہ سے اس پر سند لاتے ہیں:

فهل عسيتم ان توليتهم ان تفسدوا في الارض وتقطعوا ارحامكم اولئك الذين لعنهم

اللّٰہ فاصمّھم واعمی ابصارھم۔

شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہوکر زمین میں فساد پھیلایا حرمین طیبین وخود کعبہ معظمہ وروضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں مسجد کریم میں گھوڑے باندھے ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے تین دن تک مسجد نبوی ﷺ بے اذان ونماز رہی مکہ ومدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابہ وتابعین بے گناہ شہید کیے گئے۔ کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے، غلاف شریف پھاڑا اور جلایا مدینہ منورہ کی پاکدامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کردیں۔ رسول اللہ ﷺ کے جگر پارے کو تین دن بے آب ودانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا۔ مصطفےٰ ﷺ کے گود میں پالے ہوئے نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان مبارک چور ہوگئے سر انور کو جو کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کیے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے۔ اس سے بڑھ کر قطع رحمی اور زمین میں فساد کیا ہوگا۔ ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق وفجور نہ جانے

قرآن عظیم میں صراحۃً اس پر لعنھم اللہ فرمایا لہٰذا امام احمد بن حنبل اور ان کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ لعن و تکفیر سے احتیاطاً سکوت کہ اس سے فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں اور بحال احتمال نسبت بھی جائز نہیں کہ تکفیر اور امثال وعیدات مشروط بعدم توبہ لقولہٗ تعالیٰ: فسوف یلقون غیا الا من تاب۔ اور توبہ تادم غرغرہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جزم نہیں اور یہی احوط و اسلم ہے مگر اس کے فسق و فجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات مذہب اہلسنت کے خلاف ہے اور ضلالت و بے دینی صاف ہے بلکہ یہ انصافاً اس قلب سے متصور نہیں جس میں محبت سید دو عالم ﷺ کا شمہ ہو۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ شک نہیں کہ اس کا قائل ناصبی مردود اور اہلسنت کا عدو عنود ہے۔ ﴿عرفان شریعت حصہ دوم﴾

(۱۱)

صدر الشریعۃ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا امجد علی

صاحب بہار شریعت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یزید پلید فاسق وفاجر مرتکب کبائر تھا۔ معاذ اللہ اس سے اور ریحانہ رسول ﷺ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے کیا نسبت آجکل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے معاملہ میں کیا دخل ہے۔ ہمارے وہ بھی شہزادے وہ بھی شہزادے ایسا بکنے والا مردود، خارجی، ناصبی مستحق جہنم ہے۔ ہاں یزید کو کافر کہنے اور اس پر لعنت کرنے میں علماء کے تین قول ہیں اور ہمارے امام امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک سکوت یعنی اسے فاسق وفاجر کہنے کے سوا نہ کافر کہیں گے نہ مسلمان۔ ﴿بہار شریعت﴾

مندرجہ بالا اکابر نے یزید کو کن القاب سے یاد کیا

۱۔ یزید خبیث تھا۔	اعلحضرت بریلوی
۲۔ یزید پلید تھا۔	اعلحضرت بریلوی
۳۔ یزید پلید تھا۔	صدر الشریعۃ
۴۔ یزید کبائر کا مرتکب تھا۔	صدر الشریعۃ

۵۔ یزید فاسق وفاجر تھا۔ اعلحضرت بریلوی۔صدرالشریعۃ

۶۔ یزید شقی بدبخت تھا۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی

۷۔ یزید خُدا تعالےٰ کا دشمن تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

۸۔ یزید شرابی تھا، زانی تھا، حرام عورتوں کو حلال کرنے والا تھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

۹۔ یزید اہلبیت کا دشمن تھا۔ شاہ عبدالحق دہلوی

۱۰۔ یزید کو اللہ تعالےٰ رسوا کرے۔ سرکار داتا گنج بخش

۱۱۔ یزید نے صحابہ کرام وتابعین کے قتل کا حکم دیا تھا۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی

۱۲۔ یزید سب انسانوں سے بدتر اور مبغوض تھا۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی

۱۳۔ یزید بے سعادت تھا۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی

۱۴۔ یزید ناخلف تھا۔ بوعلی شاہ قلندر

۱۵۔ یزید بدبخت تھا۔ امام ربانی مجدّد الف ثانی

۱۶۔ یزید فاسقوں کے گروہ سے تھا۔ امام ربانی مجدّد الف ثانی

۱۷۔ یزید لعنت کا حقدار ہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی

۱۸۔ یزید کا کفر معتبر روایات سے ثابت ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی

۱۹۔ یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو بیس دُرّے لگوائے۔

سیدنا عمر بن عبد العزیز

۲۰۔ یزید نے دین مصطفےٰ کے ساتھ کفر کیا۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی

۲۱۔ امام حسین کے قاتل اور ابن زیاد اور یزید پر اللہ تعالےٰ کی لعنت۔

علامہ سیوطی

رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین

تنبیہ

اہلسنت کے نزدیک یہ امر مسلم کہ کوئی کلمہ گو نماز و روزہ کرنے والا اگرچہ کبائر کا ارتکاب کرتا ہو جب تک وہ ضروریات دین میں سے کسی دینی ضروری امر کا انکار نہ کرے۔ یا یوں کہہ لیجئے جب تک اس میں کوئی وجہ کفر نہ پائی جائے اسے مسلمان جاننا ضروری ہے کیونکہ

ارتکاب کبائر سے مسلمان اسلام سے خارج نہیں ہوتا کہ اہلسنت کے نزدیک کفر واسلام کے درمیان واسطہ نہیں ہے۔لہٰذا قابل غور امر ہے کہ اعلیٰحضرت امام اہلسنت ودیگر ائمہ حنفیہ یزید کو مسلمان نہیں کہتے اگر یزید میں کوئی وجہ کفر نہیں تھی تو اسے مسلمان جاننا ضروری ہے۔معلوم ہوا کہ یزید کی تکفیر ولعن میں توقف بر بناء اہلسنت احتیاطاً ہے۔اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسماعیل دہلوی کے ستر کفریات ثابت کئے جیسا کہ الکوکبۃ الشھابیۃ فی کفریات ابی الوھابیہ میں ہےاور باوجود اتنے کفریات ثابت کرنے کے فرماتے ہیں کہ احوط واسلم یہی ہے کہ اس کی تکفیر نہ کی جائے اور ساتھ ہی یزید کو بھی منتھی کر دیا فرمایا: بالجملہ اس طائفہ حائفہ خصوصاً ان کے پیشوا کا حال مثل یزید پلید کے ہے کہ محتاطین نے اس کی تکفیر سے سکوت پسند فرمایا۔

﴿الکوکبۃ الشھابیۃ فی کفریات ابی الوہابیہ ص:۲۱﴾

الحاصل ائمہ حنفیہ کے احتیاطاً توقف سے یہ مطلب لینا کہ یزید علیہ ماعلیہ میں کوئی وجہ کفر نہ تھی سراسر غلط ہے ورنہ یزید کو شرعاً مسلمان ماننا ضروری ہوگا۔

تذلیل

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ یزید کو مسلمان کہتے ہیں لیکن مندرجہ ذیل سیّدنا امام غزالی کا قول مبارک بھی ملاحظہ ہو:

کوفہ کی حدود میں آپ ﴿سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ﴾ کا یزیدیوں سے مقابلہ ہوا اور مقام کربلا میں آپ شہید ہوئے وہیں آپ کا مدفن ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہزار در ہزار رحمتیں اور نعمتیں اور رضوان اور سلام آپ پر نازل ہوں اور آپ کے ساتھ آپ کی اہلبیت میں سے ایک جماعت کثیر کو ان ظالموں نے شہید کیا۔ خدا تعالیٰ آپ کے قاتل آپ کے قتل کا حکم کرنیوالے اور اس کے ساتھ راضی ہونے والے سب پر لعنت کرے کیونکہ انہوں نے آپ پر سخت ظلم کیا اور نہایت گرم روز میں پانی کا ایک قطرہ تک آپ کے پاس پہنچنے نہ دیا۔ ظالم ہی کافر ہیں جن کی مذمت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے: الالعنۃ اللہ علی الظالمین۔ اور فرماتا ہے: لاتحسبن اللہ غافلا عما

یعمل الظالمون. اور فرماتا ہے: انما نملی لهم یزدادوا اثما۔

اور جب یزیدیوں نے حضرت امام علیہ السلام کو شہید کیا اس وقت سے امر خلافت اس خاندان سے بالکل منقطع ہو گیا اور یزید بلا شرکت غیرے سلطنت اور دولت پر مسلط ہوا اور حیات مستعار کے چندروز اس دار ناپائیدار میں گذار کر دار البودکو راہی ہوا۔

﴿مجربات امام غزالی۔ص ۳۶۵﴾

اے میرے عزیز امام غزالی کے اس ایمان افروز ارشاد میں سے خط کشیدہ الفاظ پر بار بار غور کرتا کہ تیرے دل میں خارجیت کا کوئی اثر باقی نہ رہے۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز

اے میرے عزیز یہ تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ قیامت کے دن یزید پلید کی حمایت وطرفداری کچھ کام نہیں آئے گی اور اگر کسی کو توقع ہے کہ یزید کی طرفداری کام آسکتی ہے تو وہ پچھلی رات اٹھ کر نفل پڑھ کر دعا کیا کرے یااللہ قیامت کے دن مجھے بھی یزید کے ساتھ رکھ ہوسکتا

ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول کر لے اور اسے یزید کا ساتھ نصیب ہو جائے۔ ہاں سیّدنا امام عالی مقام شہید کربلا امام حسین سرکار کے ساتھ محبت وعقیدت یقیناً یقیناً رنگ لائیگی کیوں نہ ہو جبکہ رحمۃ اللعالمین سیدالمرسلین ﷺ کی دعا ہے: یااللہ جو مسلمان ان دونوں شہزادوں کے ساتھ محبت رکھے تو بھی اس مسلمان کے ساتھ محبت کر۔ اے عزیز یہ بھی سوچ لے کہ محبت کا تقاضا کیا ہے! محبت کا تقاضا وہی ہے جو کہ آپ نے امام اہلسنت مجدّد دین وملت اعلحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے ارشاد گرامی میں دیکھا کہ اپنے موقف پر قائم رہتے ہوئے یزید پلید کی تکفیر کرنے والوں کی حمایت کرر ہے ہیں اور دلائل سے قول تکفیر کر موید وموکد کر رہے ہیں لعن وتکفیر کرنے والوں پر گویا خوش ہو رہے ہیں۔ اعلحضرت امام اہلسنت مجدّد دین وملت قدس سرہٗ نے ملفوظات مبارکہ میں فرمایا۔

سوال

اسماعیل دہلوی کو کیا سمجھنا چاہیئے؟

جواب

میرا مسلک یہ ہے کہ وہ ﴿اسماعیل دہلوی﴾ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہیں کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔

﴿الملفوظ حصہ اوّل﴾

الحاصل یہ کہنا کہ یزید میں کوئی وجہ کفر نہیں تھی یہ سراسر غلط ہے کیونکہ اگر اس میں کوئی وجہ کفر نہ ہوتی تو ائمہ اہلسنت پر واجب تھا کہ اسے مسلمان کہتے کیونکہ اہلسنت کے نزدیک ایمان اور کفر میں واسطہ نہیں ہے۔ ﴿ابوسعید غفرلہ﴾

دعاء

یا اللہ ہمیں اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ اور ان کی آل پاک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سچی محبت عطا کر اور ان کے بدخواہوں دشمنوں کے ساتھ دل میں عداوت ونفرت رکھنے کی توفیق عطا فرما۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

والصلاۃ والسلام علٰی حبیبہ سیدالمرسلین شفیع المذنبین اکرم الاولین والآخرین وعلٰی الہ واصحابہ اجمعین۔

نوٹ

اگر کسی کو اس مسئلہ کی تفصیل معلوم کرنے کا شوق ہو تو وہ رسالہ ''سعی السعید'' کا مطالعہ کرے جو کہ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ سے دستیاب ہے اس میں یزید کے متعلق حکم شرعی کے ساتھ سیّدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل تفصیل سے درج ہیں یا پھر رسالہ ''یزید اپنے کردار کے آئینے میں'' کا مطالعہ کریں۔ انشاء اللہ حق واضح ہو جائے گا۔

اہلسنت وجماعت اولیاء کرام، علماء عظام کے عقائد کا مختصر بیان

اللہ تعالٰے وحدہ لاشریک ہے۔ ذات میں، صفات میں، افعال میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہی مستحق عبادت ہے کوئی دوسرا مستحق عبادت

نہیں۔ مگر عبادت اور چیز ہے اور ادب تعظیم اور چیز ہے۔ اسی لئے مرزا غالب نے فرمایا ہے:

الفت کو احمقوں نے پرستش دیا قرار

یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کے ساتھ الفت ومحبت کرتے ہیں تو احمق لوگ کہتے ہیں تم ان کی عبادت کرتے ہو اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث کی صحیح سمجھ عطا کرے تا کہ بلا وجہ اہل ایمان کو مشرک نہ بنائیں۔

حبیب خُدا سیّد انبیاء محمد مصطفےٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں، رحمۃ للعالمین ہیں، خاتم النبیین ہیں، حضور کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی پیدا نہیں ہوسکتا، نہ تشریعی نہ غیر تشریعی نہ ظلی نہ بروزی۔

حبیب خُدا ﷺ کی امت ساری امتوں سے افضل ہے اور اس اُمت میں سے سب سے بلند درجہ حضرات خلفاء راشدین کا ہے علے ترتیب الخلافہ یعنی سب سے افضل افضل الخلق بعد الانبیاء سیّدنا ابوبکر صدیق ہیں پھر امیر المومنین سیّدنا فاروق اعظم ہیں پھر سیّدنا عثمان غنی ذوالنورین اور فاتح خیبر امیر المومنین سیّدنا مولیٰ علی شیر خُدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ ازواج مطہرات امہات المومنین رضی اللہ تعالےٰ

عنہین بھی رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ کے اہلبیت اور بشارت تطہیر میں شامل ہیں۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو جب یاد کیا جائے تو نیکی اور بھلائی کے ساتھ یاد کیا جائے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں کفِ لسان یعنی زبان کو بے ادبی سے روکنا واجب ہے۔ سیّدالمرسلین ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: اذاذکر اصحابی فامسکوا۔ یعنی جب بھی میرے صحابہ کا ذکر ہو تم اپنی زبانوں کو روکو۔اس فرمان واجب الایقان کے سامنے تاریخی روایات اور بے سروپا حکایات کی کچھ وقعت نہیں ہے۔لہذا کسی صحابی پر طعن و تشنیع جائز نہیں۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی حضور ﷺ کے صحابی ہیں ان کی شان میں بےادبی و گستاخی کرنا سراسر ہلاکت دین ہے۔حضرت امیر معاویہ حضرت امیر المؤمنین حیدر کرار مولیٰ علی شیر خُدا اکرم اللہ وجہہ الکریم کے ہم پلہ نہیں دونوں کے مراتب میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

حیدر کرار مولیٰ علی شیر خدا اکرم اللہ وجہہ الکریم تو خلفائے راشدین میں شامل ہیں وہ بابِ مدینہ علم ہیں ان کے جزوی فضائل اتنے ہیں کہ

ان کا شمار نہیں ہوسکتا۔ لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی حضور کے صحابی ہیں اور صحابہ کرام سب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

وکلاوعد اللہ الحسنی۔ ﴿قرآن مجید﴾

صحابہ کرام کے درمیان جو اختلافات رونما ہونے والے تھے ان کے متعلق نبی اکرم شفیع معظم ﷺ نے اللہ تعالٰے کی جناب میں عرض کر کے فیصلہ حاصل کرلیا تھا چنانچہ حدیث پاک میں ہے:

سالت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی الیّ یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلة النجوم فی السمآء بعضھا اقوی من بعض ولکل نور فمن اخذ بشئ مماھم علیہ من اختلافھم فھو عندی علےٰ ھدی۔

﴿مشکوٰۃ المصابیح﴾

یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے اپنے رب کریم سے پوچھا یا اللہ میرے بعد میرے صحابہ کے مابین آپس میں اختلاف ہوگا تو کیا




حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی اے میرے حبیب تیرے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں کہ بعض میں نور زیادہ ہے اور بعض میں کم لیکن سب میں نور موجود ہے لہٰذا جو بندہ تیرے صحابہ کے اختلاف کے معاملہ میں سے کسی بات پر عمل کریگا۔ وہ بندہ ہدایت پر ہوگا۔

نیز سرکار رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا:

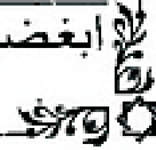
اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم۔

﴿مشکوٰۃ المصابیح﴾

یعنی میرے صحابہ کرام ستاروں کی مانند ہیں لہٰذا ان میں سے جس کی اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

نیز سیّد دو عالم نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا:

اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لاتتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن آذاھم فقد آذانی ومن آذانی فقد




آذی اللہ ومن آذی اللہ فیوشک ان یاخذہ۔

﴿ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف﴾

یعنی اے میری اُمّت میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالےٰ سے ڈرو یہ دو مرتبہ فرمایا ان صحابہ کو میرے بعد اپنی زبانوں کا نشانہ نہ بنا لینا ﴿ان کے حق میں زبان درازی مت کرنا﴾ کیونکہ جو کوئی میرے صحابہ کے ساتھ محبت کریگا وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کریگا اور جو ان کے ساتھ بغض رکھے گا وہ میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا ﴿یعنی اس کے دل میں میرا بغض ہوگا اس وجہ سے وہ صحابہ کرام سے بغض رکھے گا﴾ نیز جس نے میرے صحابہ کو زبان سے تکلیف دی لاریب اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی بیشک اس نے اللہ تعالٰی کو تکلیف دی اور جس نے اللہ تعالےٰ کو تکلیف دی اللہ تعالےٰ اُسے ضرور پکڑیگا۔

اس ارشاد گرامی سے واضح ہوا کہ کسی صحابی کی شان میں زبان درازی کرنے والا حبیب خُدا ﷺ کے ساتھ بغض رکھتا ہے اور خُدا تعالٰی اور اس کے پیارے رسول ﷺ کو تکلیف دیکر دوزخ خرید رہا

ہے۔ ایسے شخص کی یادالٰہی نماز، روزہ، زہدوتقویٰ اور مراقبات وغیرہ کس گنتی شمار میں ہیں ایسا شخص تو لعنت کا حقدار ہے چنانچہ سیّدنا امام ربانی مجدّد الف ثانی قدس سرہٗ نے رسول اکرم رحمت مجسم ﷺ کا ارشاد مبارک نقل فرمایا ہے:

من سب اصحابی فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین۔

﴿مکتوبات مجدّدیہ مکتوب ۲۵۱﴾

یعنی رسول خُدا سیّد انبیا ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کو بُرا کہا اس پر خُدا تعالےٰ کی بھی لعنت فرشتوں کی بھی لعنت اور سب لوگوں کی بھی لعنت ہے۔

نیز سیّدنا امام ربانی مجدّد الف ثانی سرہندی رضی اللہ عنہ نے مکتوبات مجدّدیہ میں فرمایا: کہ رسول خُدا ﷺ نے حضرت معاویہ کے حق میں دعا فرمائی:

اللھم علمه الکتاب والحساب وقه العذاب۔

یااللہ معاویہ کو حساب اور کتاب کا علم عطا کر اور اسے عذاب

سے بچالے اور اس حدیث پاک کے متعلق سیّدنا امام ربانی قدس سرہٗ نے فرمایا: بہ اسناد ثقہ آمدہ است کہ اس کی سندیں ثقہ ہیں معتبر ہیں۔ سُبحان اللہ حضرت امیر معاویہ تو حبیب خُدا ﷺ کی دعا سے عذاب الٰہی سے مامون ہوگئے اور ان کی شان میں زبان درازی کرنے والا عذاب الٰہی خرید رہا ہے۔

نیز سیّدنا امام ربانی مجدّد الف ثانی قدس سرہٗ نے فرمایا:

امام مالک کہ از تابعین است و معاصر او و اعلم علماء مدینہ شاتم معاویہ و عمرو بن العاص را بقتل حکم کردہ است۔

﴿ مکتوبات مجدّدیہ مکتوب۔ ص۲۵۱ ﴾

یعنی امام مالک رضی اللہ عنہ جو کہ تابعین میں سے ہیں امام شعبی کے معاصر اور مدینہ کے سب سے بڑے عالم تھے انہوں نے حضرت معاویہ اور عمرو بن العاص کی شان میں زبان درازی کرنے والے کے متعلق قتل کا حکم دیا تھا۔ مگر یاد رہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں لیکن یزید پلید صحابی نہیں ہے وہ بدکردار اور فاسق و فاجر تھا جیسا کہ اکابر کے اقوال مبارکہ سے بیان ہوا۔ اللّٰھم ارنا الحق

حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه۔

وصلى الله تعالى على حبيبه سيد العالمين وعلى اله واصحابه اجمعين۔

الحمد للہ رب العالمین کہ ہم اہلسنت و جماعت وہی عقائد رکھتے ہیں جو عقائد کہ محبوب سبحانی قطب صمدانی غوث اعظم جیلانی کے ہیں، جو عقائد کہ امام الاولیاء سیدی سیّد علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری کے ہیں، جو عقائد کہ خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز سرکار اجمیری کے ہیں، جو عقائد سیّدنا امام ربانی مجدّد الف ثانی کے ہیں، جو عقائد کہ مجدد دین و ملت امام اہلسنت اعلحضرت فاضلِ بریلوی کے ہیں۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

یا اللہ ہمیں اپنی اور اپنے حبیب صاحب لولاک ﷺ کی سچی محبت عطا فرما اور اپنے حبیب رحمت للعالمین ﷺ کے صحابہ کرام اہلبیت عظام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عقیدت وادب عطا کر کے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور دین سے تعصب جیسی بیماری سے

بچا۔

تنبیہ

جو شخص اہلبیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور صحابہ کرام کے ساتھ سچی عقیدت رکھے گا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پل صراط پر سلامتی سے گذر جائے گا۔ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: اشبتکم علی الصراط اشدکم حبا لا هلبيتی ولا صحابی۔

﴿جامع صغیر﴾

اللہ تعالیٰ ہمیں انہیں میں سے کرے۔

بجاه حبيبه الكريم سيد العالمين صلى الله تعالى عليه وعلى اله واصحابه اجمعين۔

ابو سعید محمد امین غفرلہ

دار العلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد